بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

پارہ نمبر ۲

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 16 (آیت نمبر 243 - 252)

آیت نمبر 243

سوال: موت کے ڈر سے کون بھاگے تھے؟

جواب: موت کے ڈر سے بنی اسرائیل بھاگے تھے۔

سوال: بنی اسرائیل کے واقعات بتا کر مسلمانوں کو کس بات کی نصیحت جا رہی ہے؟

جواب: اس آیت میں خطاب مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے مسلمانوں سے ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بنی اسرائیل کے واقعات سنا کر جہاد کے جذبے کو ابھار رہے ہیں کہ موت کے ڈر سے موت ٹلتی نہیں ہے۔ موت و حیات کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اسلیے اسکے فیصلوں پر اطمنان رکھنا چاہیے۔

سوال: موت سے بھاگنا کیا ظاہر کرتا ہے؟

جواب: موت سے بھاگنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان زندگی کا حریص ہے۔

سوال: اس آیت میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

جواب:
* موت سے کسی کو فرار نہیں ہے۔ موت و حیات اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔
* اللہ کے فضل کو سمجھنا ہے۔ ناشکرا پن نہیں کرنا ہے۔
* اعتراف نعمت کرنا ہے۔
* دینے والے کی اطاعت کرنی ہے۔
* اپنی ناشکری سے اللہ کی نعمتوں کو رکوانا نہیں ہے۔

آیت نمبر 244

سوال: اس آیت میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

جواب:
* مسلمانوں کو جہاد کی رغبت دلائی جا رہی ہے۔
* جہاد صرف اللہ کی راہ میں ہوگا بغیر کسی دنیاوی مقصد کے۔
* اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں کو جاننے والا اور ہماری دعاؤں کو سننے والا ہے۔
* موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

آیت نمبر 245

سوال: قرض کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مال جو کسی کو اس شرط پر دیا جائے کہ وہ اسے واپس کر دے گا۔

پارہ نمبر ۲

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر ۱۶ (آیت نمبر 243-252)

سوال: قرضِ حسنہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: * اللہ کے دین کی ترقی پر خرچ کرنے والے مال کو "قرضِ حسنہ" کہتے ہیں چاہے وہ سرحدوں کی حفاظت ہو یا نظریات کی
* - قرضِ حسنہ فی سبیل اللہ خرچ ہے۔
* - بیوی اور بچوں کی کفالت کے لیے خرچ ہونے والا مال بھی قرضِ حسنہ ہے۔
* - ایک جگہ قرضِ حسنہ سے مراد تسبیح و تقدیس بھی ہے۔

سوال: قرضِ حسنہ کی شرائط کیا ہوں گی؟

جواب: •- اخلاص کے ساتھ خرچ کیا جائے یعنی خالص اللہ کی رضا کے لیے۔
•- حلال مال میں سے خرچ کیا گیا ہو۔
•- دل کی خوشی سے دیا جائے۔
•- مناسب جگہ پر خرچ کرے۔
•- دینے کے بعد احسان اور اذیت کا رویہ نہ ہو۔

آیت نمبر 246 :-

سوال: "نبی" سے مراد کون سے نبی ہیں؟

جواب: "نبی" سے مراد یہاں شموئیلؑ ہیں۔ جو حضرت موسیٰؑ کے بعد کے دور کے نبی تھے۔

حضرت موسیٰؑ کے بعد قوم اخلاقی پستی کا شکار ہو گئی تھی اور ان میں بہت سی خلافِ شریعت چیزیں عام ہو گئیں تھیں اور دشمن قوم نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اس وقت لوگوں نے نبی کے لیے دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے شموئیلؑ کو ان کے درمیان نبی بنا کر بھیجا۔

سوال: بنی اسرائیلوں نے نبی سے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: بنی اسرائیلوں نے نبی سے مطالبہ کیا کہ ان کے درمیان ایک بادشاہ مقرر کر دیا جائے تاکہ اسکی قیادت میں یہ لوگ اللہ کے راستے میں جنگ کریں۔

سوال: کس قوم سے جنگ کی بات کی جا رہی ہے؟

جواب: یہ عمالقہ نام کی ایک قوم تھی۔ جب بنی اسرائیلوں نے اپنے دین کو چھوڑ دیا اور اخلاقی زوال کا شکار ہوئے تو عمالقہ نامی قوم نے ان پر

پارہ نمبر ۲

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر ۱۷ (آیت نمبر 243-252)

حملہ چڑھائی کردی، وہ مصر اور فلسطین کے درمیان میں دریا کے کنارے رہنے والے عمالقہ کی قوم میں سے لوگ تھے۔ انہوں نے انکے بچوں کو قیدی بنا لیا، تورات چھین لی، اور مزید سختی کر دیا۔

سوال: جنگ کے لیے کن وجوہات کی بنا پر تیار ہوئے تھے؟

جواب: کیونکہ عمالقہ نامی قوم نے ان کو ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اور انکے بیٹوں کو قید کر دیا تھا اسلیے یہ جنگ کے لیے تیار ہوئے تھے۔

سوال: کیا زمین کے ٹکڑے، یا بچوں کے لیے لڑنا فی سبیل اللہ ہوگا؟

جواب: اگر یہ نکالا جانا دین پر عمل کرنے کی وجہ سے ہوا پھر یہ لڑنا فی سبیل اللہ ہی ہوگا۔

آیت نمبر 247 :-

سوال: طالوت کون تھا؟

جواب: طالوت حضرت یعقوبؑ کے چھوٹے بیٹے بن یامین کے خاندان میں سے تھا۔

سوال: بنی اسرائیلوں نے طالوت کو بادشاہ ماننے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: ①بنی اسرائیلوں میں نبوت بنو لاوی سے آرہی تھی جبکہ دنیاوی حکمران یہودہ کی قوم سے آتے تھے جو کہ حضرت یعقوبؑ کے بڑے بیٹے تھے۔ مگر طالوت بن یامین کے خاندان سے تھے اسلیے انہوں نے انکار کیا۔

② طالوت کے پاس مال و دولت بھی کم تھا۔

سوال: طالوت کا چناؤ دیکھ کر ہمیں کیا پتہ چلتا ہے کہ حکمرانی کے چناؤ کے لیے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: حکمرانی کے لیے علمی برتری اور جسمانی برتری کا ہونا ضروری ہے۔ جس شخص کے اندر وسعت قلبی ہوگی اللہ تعالیٰ اسے ضرور چنیں گے۔

آیت نمبر 248

سوال: اللہ تعالیٰ نے طالوت کی بادشاہت کی کیا نشانی دی؟

جواب: عمالقہ نامی قوم جاتے ہوئے انکے ایک تابوت بھی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے طالوت کی نشانی کے لیے وہ تابوت فرشتوں کے ذریعے سے بنی اسرائیلوں کو واپس منگوا دیا تھا۔

پارہ نمبر ۲

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر ۱۶ (243-252)

سوال : تابوت سکینہ کیا تھا؟

جواب : انکے پاس ایک تابوت تھا جسے یہ تابوت سکینہ کہتے تھے۔ اسکے اندر موسیٰؑ کا عصا، تورات کی اصلی تختیاں اور حضرت ہارونؑ کا کچھ سامان تھا۔ یہ تابوت ایک بہت بابرکت اور متبرک سمجھا جاتا تھا۔

آیت نمبر 249 :-

سوال : طالوت نے اپنی فوج کی آزمائش کس چیز سے کی؟

جواب : طالوت نے اپنی فوج کی آزمائش پانی سے کی۔ جب طالوت اپنی فوج کے ساتھ جنگ کے لیے نکلا تو اسنے اپنی فوج سے کہا کہ تم نہر سے پانی نہیں پیوگے۔ اگر تم نے پانی پیا تو تم ہم میں سے نہیں ہوگے۔ مگر چلو بھر پانی پی سکتے ہو۔

سوال : پانی پینے سے روکنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب :-
- * - قوم کی جانچ پڑتال کرنا مطلوب تھا۔
- * - قوت ارادی کو آزمانے کے لیے۔
- * - صبر اور ثابت قدمی کو پرکھنے کے لیے۔

سوال : قوم کا رویہ کیا رہا؟

جواب :- بہت تھوڑے لوگوں کے علاوہ سب نے پانی پی لیا۔ روایات میں آتا ہے کہ 313 لوگ تھے جنہوں نے پانی نہیں پیا۔

سوال : جالوت کون تھا؟

جواب : جالوت عمالقہ نامی قوم کا سردار تھا۔

آیت نمبر 250 :-

سوال : کامیابی حاصل کرنے کے لیے کون سی صفات ضروری ہیں۔

جواب :
1. اللہ پر مکمل یقین۔
2. مشکلات پر جمے رہنا۔
3. صبر کرنا۔
4. امیر کی اطاعت کرنا۔

سوال : اللہ کی مدد کن چیزوں کے ساتھ مشروط ہے؟

* - اخلاص   * - تقویٰ   * - صبر۔

جتنا اخلاص، تقویٰ اور صبر زیادہ ہوگا اتنی ہی اللہ کی مدد آئے گی۔

پارہ نمبر ۲

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 16 (آیت نمبر 252-243)

آیت نمبر 251:

سوال: جالوت کو کس نے قتل کیا؟

جواب: جالوت کو داودؑ نے قتل کیا۔ حضرت داودؑ جو ابھی پیغمبر تھے نہ بادشاہ اسی لشکر طالوت میں ایک سپاہی کے طور پر شامل تھے۔ ان کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے جالوت کا خاتمہ کیا۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے داودؑ کو کن نعمتوں سے نوازا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جالوت کو بادشاہت، اور علم و حکمت کی نعمتوں سے نوازا۔

سوال: اللہ تعالیٰ ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے کیوں بدلتے ہیں؟

جواب: زمین کے نظام کو بگاڑ سے بچانے کے لیے۔